

جانشین محدث اعظم
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مؤلف

قاضی مدثر رسول رضوی

ناشر شعبہ تعلیم و تربیت اہلسنت سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان

انتساب

قائد ملت اسلامیہ، نبیرہ محدث اعظم پاکستان، سفیر امن جگر گوشہ حضور شمس المشائخ حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فیض رسول رضوی (قدس سرہ) کے نام جن کی بے پناہ محبت، شفقت اور حوصلہ افزائی نے بندہ ناچیز کو اس قابل بنایا اور میرے بابا جان حضرت مولانا قاضی عبداللطیف رضوی (زید مجدہ) کے نام کے جن کی تربیت اور قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) سے محبت نے یہ جذبہ وفا عطا فرمایا۔

ہم غلاموں کو ملے فیض رسول ہاشمی
مرشدی فیض رسول حق نما کے واسطے

قاضی مدثر رسول رضوی

تقریظ

صاحبزادہ ڈاکٹر محمد عثمان علی صدیقی (امریکہ)

عمدۃ الاصفیاء، زبدۃ الاتقیاء، منبع جود وسخا، مظہر لطف وعطا، ترجمان مسلک رضا، یادگار اسلاف، سراپا محبت وشفقت، عالم باعمل، راہبر شریعت وطریقت، جگر گوشہ حضور محدث اعظم (علیہ الرحمہ) حضور سیدی وسندی ومولائی جناب قبلہ حضور پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی، قدس سرہ العزیز کا شمار یقیناً ان نفوس قدسیہ میں سے ہوتا ہے جن کا وجود مسعود پوری ملت کے لئے مینارہ نور اور باعث فیوض وبرکات ہوتا ہے۔ جو مبارک ذوات قدسیہ بارگاہ الوہیت کے مختار اور جناب حضور رسالت مآب ﷺ کے منتخب اور پوری ملت اسلامیہ کی آنکھوں کا تارا اور قلوب واذہان کی راہنمائی اور اطمینان کا باعث ہوتے ہیں۔ جن کی اس دارِ فانی سے رحلت پوری ملت اسلامیہ کے لیے عظیم سانحہ سے کم نہیں ہوتی۔ مگر خداوند قدوس کے فضل وکرم سے ان کے فیوض وبرکات دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی جاری وساری رہتے ہیں۔

میں اپنی کم علمی کوتاہ عملیوں کے باوجود آپ (علیہ الرحمہ) کے ساتھ اپنی نسبت عقیدت ومحبت اور غلامی کو اپنے لیے دارین کی سعادت شمار کرتا ہوں۔

ہمارے عزیز مکرم جناب قاضی مدثر رسول رضوی

جو قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے انتہائی معتمد عقیدت مند ہیں نے بڑی ہی محبت، محنت اور کوشش سے اپنی نیازمندی کا اظہار کرتے ہوئے جو کاوش کی ہے یقیناً وہ مبارکباد کی مستحق اور قابل ستائش ہے۔ میری سعادت مندی کے مجھے اس مختصر مگر جامع اور مستند سوانح کو پڑھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اللہ کریم ان کے علم وعمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر محمد عثمان علی صدیقی (امریکہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین والصلوۃ و السلام علیٰ
سید المرسلین

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

بندہِ پروردگارم امتِ احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دوست دار چار یارم رضی اللہ عنہم تابع اولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل
خاکپائے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ زیرِ سایہ ہر ولی

یَا رَسُولَ اللهِ اُنْظُر حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِی بَحْرِغَمٍ مُّغرقٌ
خُذْیَدِی سَهِّلِ النَّا اَشْکَالَنَا

حمد باری تعالیٰ

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
خودی ہے تیغِ فساں لا الٰہ الا اللہ

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سودوزیاں لا الٰہ الا اللہ

یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند
بُتانِ وَہم و گماں لا الٰہ الا اللہ

یہ نغمہ فصلِ گل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الٰہ الا اللہ

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

نعت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غم روزگار کا
یوں کھینچ لیجیے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیرالبشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی
یوں جایئے کہ گرد سفر کو خبر نہ ہو

گما دے ان کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

منقبت

حضور غوث پاک محبوبِ سبحانی قطبِ ربّانی شہبازِ لامکانی
شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ)

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا
مریدی لاتخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا
جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

منقبت

نائب اعلیٰ حضرت حضور محدث اعظم پاکستان ابوالفضل
مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی (رحمۃ اللہ علیہ)

بحمد اللہ کیا شہرہ ہوا سردار احمد کا
کہ اک عالم فدائی ہوگیا سردار احمد کا
زبان خلق سے حق نے کیا اعلان سرداری
جبھی تو آج ڈنکا بج رہا سردار احمد کا
ارے ایو ب ! دیکھا مظہر اسلام کا منظر
کہ مرجع خلق کا ہے مدرسہ سردار احمد کا

منقبت

جگر گوشہ محدث اعظم حضرت پیر طریقت

صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (رحمۃ اللہ علیہ)

صورتِ سردار احمد ہیں مرشدی فضل رسول
پیکر جود وسخا ہیں مرشدی فضل رسول

بحر جاری ہے سخا کا ان کے دستِ فیض ہے
دیتے بھر بھر جھولیاں ہیں مرشدی فضل رسول

ان کے در پہ فیض لینے آتے اہل علم ہیں
قاسم فیض رضا ہیں مرشدی فضل رسول

یوں دیا پہرہ نبی کی عزت وناموس پر
حق کی راہ دکھلا گئے ہیں مرشدی فضل رسول

فیض ابوالفیض کا جاری رہے بدستِ فیض
ہے دعا عثمان کی اے مرشدی فضل رسول

خاندانی پس منظر

اسم گرامی:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کا معروف نام ''قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی'' ہے۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے والد ماجد نائب اعلیٰ حضرت حضور محدث اعظم (علیہ الرحمہ) نے تاجدار مدینہ ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق آپ کا نام ''محمد'' رکھا جبکہ بلانے کے لیے ''فضل رسول'' تجویز فرمایا۔

کنیت:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کی کنیت ''ابوالفیض'' تھی۔

تخلص:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کا تخلص ''حیدر'' تھا۔

ولادت:

حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کی نرینہ اولاد میں سب سے بڑے قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) تھے۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) سے قبل آقائے نعمت حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کے ہاں تین صاحبزادیوں کی ولادت ہوئی۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کی ولادت سے قبل حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ)،تاجدار کائنات غمخوار امت نبی مکرم ﷺ کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے۔آقا کریم ﷺ نے بیٹے کی ولادت کی بشارت عطا فرمائی اور حکم فرمایا کہ نومولود کا نام میرے نام

پر یعنی ''محمد'' رکھنا۔

صبح حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) نے طلبہ کو جمع فرما کر محفل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد فرمایا۔ اختتام پر شیرینی بھی تقسیم فرمائی۔ بعدازاں بذریعہ خط اطلاع ملی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔

تاریخ ولادت:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کی ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ بمطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۴۲ء کو ولادت ہوئی۔

خاندان:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کا تعلق ''سیہول جٹ'' خاندان سے ہے۔ شرافت، دیانت، پاکبازی و مہمان نوازی میں علاقہ بھر میں شہرت رکھتا ہے۔ پورا خاندان مشائخ کرام کا مرید و عقیدت مند ہے۔ حضور غوث پاک (رضی اللہ عنہ) سے کمال درجہ کی محبت رکھتا ہے۔

دادا اور دادی جان:

آپ کے دادا جان کا اسم گرامی ''میراں بخش'' تھا ان کا پیشہ کاشت کاری تھا۔ زمین گاؤں کے قریب ہی تھی تقریباً پچاس بیگھہ مزروعہ زمین کے مالک تھے۔ اس میں نصف زمین چاہی اور اتنی ہی بارانی تھی۔

آپ (علیہ الرحمہ) کے دادا جان دیہاتی ماحول کی برائیوں سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ اسی طرح آپ کی دادی جان نہایت پاک سیرت عفیفہ تھیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی فدائی وشیدائی تھیں۔

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے والد ماجد نائب اعلیٰ حضرت، حضور محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد بن میراں بخش (علیہ الرحمہ) ۱۹۰۵ء ضلع گورداسپور کے قصبہ دیال گڑھ میں پیدا ہوئے۔ پرائمری دیال گڑھ سے اور میٹرک تک تعلیم بٹالہ سے حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے لاہور تشریف لائے۔ ان ہی دنوں حضور حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا حامد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمہ) مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے جلسہ (۱۳۵۲ھ) میں تشریف لائے۔ حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) ان کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انگریزی تعلیم کی بساط لپیٹ کر بریلی شریف چلے گئے۔ بریلی شریف میں ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں (علیہ الرحمہ) و مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں (علیہ الرحمہ) سے استفادہ کیا۔ بعد ازاں سات سال مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی (علیہ الرحمہ) کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور سند فضیلت حاصل کی۔ بعد ازاں درس و تدریس میں مشغول ہوگئے۔ آپ (علیہ الرحمہ) سلسلہ چشتیہ میں سراج المشائخ حضرت مولانا سراج الحق چشتی (علیہ الرحمہ) کے مرید تھے اور چاروں سلاسل میں حجۃ الاسلام الشاہ مولانا حامد رضا خاں (علیہ الرحمہ) سے بھی استفادہ فرمایا۔

آپ (علیہ الرحمہ) کو دنیا ''محدث اعظم پاکستان'' کے نام سے اس لیے یاد کرتی ہے کہ حدیث کے میدان میں آپ (علیہ الرحمہ) کی خدمات کی پاکستان میں نظیر نہیں ملتی۔ آج بھی اہلسنت کے اکثر مدارس میں علم حدیث کی خدمت آپ (علیہ الرحمہ) کے بالواسطہ یا بلاواسطہ شاگرد فرما رہے ہیں۔ آپ (علیہ الرحمہ) بے

مثل محدث وباوقار عالم دین تھے۔ان کا وعظ موثر ودلکش ہوتا تھا۔آپ (علیہ الرحمہ) کا زیادہ وقت تدریس ہی میں گزرتا تھا تاہم ان سے حسب ذیل رسائل یادگار ہیں:

- اسلامی قانون وراثت
- تبصرہ مذہبی،عنایت اللہ المشرقی کے ''تذکرہ'' پر تبصرہ
- مرزا (قادیانی) مرد ہے یا عورت
- موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے تین بھائی تھے

- صاحبزادہ محمد فضل رحیم صاحب
- صاحبزادہ غازی محمد فضل احمد رضا صاحب
- صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب
- صاحبزادہ محمد فضل رحیم صاحب کا تو بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔

صاحبزادہ غازی محمد فضل احمد رضا:

صاحبزادہ فضل احمد صاحب، قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔غازی صاحب (علیہ الرحمہ) باوقار عالم دین تھے آپ (علیہ الرحمہ) نے استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالرشید جھنگوی صاحب وحافظ الحدیث حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب سے درس نظامی کی تکمیل کی۔آپ (علیہ الرحمہ) شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں (علیہ الرحمہ) کے مرید تھے۔آپ نے متعدد ملی وقومی تحریکات میں حصہ لیا۔آپ (علیہ الرحمہ) کے

پاس قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے بعد کافی عرصہ جامعہ رضویہ فیصل آباد کا انتظام واہتمام رہا۔آپ (علیہ الرحمہ) ١٦ جمادی الاول ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء بروز جمعرات اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم:

صاحبزادہ حاجی فضل کریم صاحب، قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔آپ (علیہ الرحمہ) کے بچپن میں ہی آپ کے والد ماجد حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کا انتقال ہو گیا۔ بعدازاں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے ہی حاجی صاحب (علیہ الرحمہ) کی پرورش فرمائی۔آپ (علیہ الرحمہ) نے متعدد ملی، سماجی، سیاسی تحریکات میں حصہ لیا۔١٩٧٤ء کی تحریک ختم نبوت، ١٩٧٧ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ میں آپ کا کردار تاریخی رہا۔ ١٩٧٨ء میں جماعت اہلسنت پاکستان کے سیکریٹری جنرل منتخب ہوئے۔صوبائی وقومی اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔١٩٩٧ء میں وزیر اوقاف و مذہبی امور کے فرائض بھی سرانجام دیے۔تحفظ ناموس رسالت ایکٹ 295-C کے تحفظ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

مزاراتِ اولیاء کی تطہیر وتعمیر کے سلسلہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔دہشت گردی کے خلاف تاریخ ساز تحریک تاریخ میں سنہری لفظوں میں قلم بند ہے۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) اپنی شفقتوں سے نوازتے اور مختلف امور میں حاجی صاحب (علیہ الرحمہ) کی رہنمائی بھی فرماتے تھے۔آپ کی دینی ملی و سماجی خدمات اہلسنت کے لیے سرمایہ افتخار ہیں۔آپ (علیہ الرحمہ) سنی اتحاد کونسل

کے چیئرمین و مہتمم جامعہ رضویہ بھی تھے۔آپ (علیہ الرحمہ) ۱۵اپریل ۲۰۱۳ء کوفیصل آباد میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

تعلیم وتربیت

آغاز تعلیم:

طریقہ مشائخ کرام کے مطابق چار سال اور چار ماہ چار دن کی عمر میں رسم بسم اللہ ادا ہوئی۔استاذ القراء قاری علی احمد روہتکی سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا۔

عصری تعلیم:

قیام پاکستان سے قبل مولانا ذوالفقار صاحب کے پاس پہلی جماعت پڑھی۔جامعہ رضویہ فیصل آباد میں ماسٹر فضل دین صاحب کے پاس پرائمری تک تعلیم حاصل کری۔پرائمری پاس کرنے کے بعد پاکستان ماڈل ہائی سکول میں داخلہ لیا۔اس سکول میں ماسٹر جان محمد و ماسٹر فتح محمد جالندھری صاحب کے پاس مڈل تک تعلیم حاصل کی۔

دینی تعلیم:

درس نظامی کی ابتدا جامعہ رضویہ لائل پور کے اساتذہ کرام سے کی معقول ومنقول کی اعلیٰ کتب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے پڑھیں۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) ابھی حصول تعلیم کے آخری مراحل میں تھے کہ آپ کے والد ماجد ووالدہ ماجدہ کی علالت نے طوالت اختیار کی۔ان کی خدمت،

تیمارداری، علاج اور دیگر گھریلو ذمہ داریوں کے پیش نظر آپ کو گھر آنا پڑا۔

اساتذہ:

- محدث کبیر حضرت علامہ غلام رسول رضوی (علیہ الرحمہ)
- فقیہ الزماں مفتی نواب الدین صاحب (علیہ الرحمہ)
- عاشق مدینہ حافظ محمد احسان الحق صاحب (علیہ الرحمہ)
- استاذ القراء قاری علی احمد روہتکی
- مولانا محمد ذوالفقار نقشبندی صاحب
- مولانا فضل دین صاحب
- ماسٹر جان محمد صاحب
- ماسٹر فتح محمد صاحب

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے اساتذہ کے مذکورہ بالا اسماء ہی معلوم ہو سکے ہیں۔

دستار فضیلت:

۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء کو سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث (قدس سرہ) نے آپ کو جملہ علوم وفنون کی روایت کی سند عطا فرمائی اور دستار فضیلت سے مشرف فرمایا۔

امامت وخطابت

حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کے وصال سے قبل ہی قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) جمعہ وعید کا خطبات ارشاد فرمایا کرتے تھے اور نماز جمعہ

وعید کی امامت بھی فرماتے۔آقائے نعمت حضور محدث اعظم پاکستان(علیہ الرحمہ)سمیت جید اکابر علماء قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کی امامت میں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔آپ(علیہ الرحمہ) کے وصال مبارک کے بعد بھی کچھ عرصہ یہی معمول رہا۔قبلہ پیر صاحب(علیہ الرحمہ) اکثر شاہی مسجد میں نماز عصر کی امامت فرمایا کرتے تھے۔

بیعت وخلافت

حضور شمس المشائخ قبلہ صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) حضور مفتی اعظم ہند الشاہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری (علیہ الرحمہ) کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔

۱۳۸۱ھ بمطابق ۱۹۶۱ء کے عرس قادری رضوی کے موقع پر حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) نے علماء ومشائخ کی موجودگی میں اپنے خلف اکبر کو جمیع سلاسل کی خلافت عطا فرما کر اپنا سجادہ نشین مقرر فرمایا اور قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو دستار سجادگی زیب سر کی گئی۔

۱۹۶۳ء عرس چہلم حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کے موقع پر اکابر علماء ومشائخ استاذ العلماء علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی مظہر صدر الافاضل مفتی محمد عمر نعیمی، شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، مجاہد ملت علامہ عبدالحامد بدایونی، شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین چشتی سیالوی، حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں گجراتی، حضرت علامہ مفتی عزیر احمد بدایونی، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی، غزالی زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی وغیرہ ہم نے قبلہ

پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کا سجادہ نشین قرار دیتے ہوئے خراج تحسین و عقیدت پیش کیا۔

انداز بیعت:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو اپنے مشائخ کی طرف سے بیعت لینے کا اذن عام تھا۔ لاکھوں بندگان خدا نے آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر دنیاوی و اخروی زندگی سنوار لی، آپ کے ہاں بیعت ایک رسم کے طور پر نہیں بلکہ حقیقی بیعت ہوتی تھی۔ آپ کا انداز بیعت مندرجہ ذیل ہے۔

''بیعت لیتے وقت مرید کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر یہ کلمات پڑھاتے۔ پڑھو''**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**'' میں توبہ کرتا ہوں اپنے پچھلے گناہوں سے اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ باز رہوں گا میں نے اپنا ہاتھ آپ کے وسیلہ سے حضور سیدنا غوث پاک (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ میں دیا'' اس کے بعد قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیتے۔

مریدین کو تاکید:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) سلسلہ شریفہ کے وظائف بڑی باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ اس سلسلہ میں کوئی رکاوٹ مانع نہ ہوتی۔ آپ (علیہ الرحمہ) کے مریدین ہزاروں کی تعداد میں ہیں جو ملک و بیرون ملک مقیم ہیں۔ مریدین کو نماز اور دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی کی تاکید فرماتے بے دینوں و بد مذہبوں سے کلی اجتناب کی ہدایت فرماتے۔

خلفاء:

خلف اکبر قائد ملت اسلامیہ صاحبزادہ قاضی محمد فیض رسول رضوی (زید مجدہ)
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان فیصل آباد) کے علاوہ قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے خلفاء میں سے

صاحبزادہ علامہ غازی محمد فضل احمد رضا صاحب (علیہ الرحمہ)

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب (علیہ الرحمہ)

حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری (علیہ الرحمہ)

علامہ ڈاکٹر محمد غفران علی صدیقی (امریکہ)

حضرت صوفی نیاز احمد صاحب

کیپٹن ڈاکٹر سید عبدالرشید صاحب

حضرت مولانا نذر محی الدین صاحب (جہانگیر)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فضل رسول رضوی (مدظلہ)

حضرت علامہ سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب

مفتی محمد باغ علی رضوی صاحب

صاحبزادہ محمد معین الدین قادری صاحب کے اسماء معلوم ہو سکے ہیں۔

> آپ (علیہ الرحمہ) سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو ایسا محسوس ہوتا کہ آپ جس قدر مجھ سے محبت فرماتے ہیں کسی اور سے نہیں

ازدواجی زندگی

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) ۱۹۶۶ء میں رشتہ ازدواج میں بندھ گئے

تھے۔آپ (علیہ الرحمہ) نے تقریباً ۲۴ سال کی عمر میں عقد نکاح فرمایا۔آپ (علیہ الرحمہ) کی زوجہ باپردہ پڑھی لکھی خاتون تھیں۔آپ نہایت پاک سیرت عفیفہ تھیں۔پابند صوم وصلوٰۃ اور بزرگان دین کی فدائی وشیدائی تھیں۔اللہ تعالیٰ نے قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو اولاد کی نعمت سے بھی نوازا۔

اولادامجاد:

اللہ تعالیٰ نے قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو تین صاحبزادوں اور دو صاحبزادیوں سے نوازا۔صاحبزادگان کے اسماء بالترتیب درج ذیل ہیں۔

خلف اکبر حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فیض رسول قادری رضوی

صاحبزادہ محمد فیض رضا رضوی

صاحبزادہ محمد فیض جیلانی رضوی

حج وزیارت:

۱۹۷۳ء میں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے پہلا حج ادا فرمایا۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے ہمراہ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری (کراچی)، علامہ شمس الزماں قادری، مولانا محمد علی (حیدرآباد) اور حافظ محمد شفیع رضوی بھی تھے۔اس سفر حج کے دوران ایک مباحثہ بھی ہوا جس کا موضوع تھا ''اعمال وسیلہ ہو سکتے ہیں یا نہیں''

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) متعدد مرتبہ حج وزیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔مدینہ پاک میں نہایت مودبانہ انداز میں اس طرح حاضر ہوتے کہ ترکی حرم سے قبل جوتوں والا بیگ باہر رکھوا دیتے اور جب حرم

پاک کے اس حصہ میں داخل ہوتے جہاں سے حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) نے توسیع فرمائی، تو سہارا بھی ترک فرما دیتے۔ نہایت ادب کے ساتھ جھکی نظروں سے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے عاجزانہ انداز میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں جھک کر سلام عرض کرتے۔ قبلہ پیر صاحب کا اندازِ حاضری عملاً گواہی دیتا کہ ''آقا کی بارگاہ میں غلام حاضر ہے''

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) ہندوستان میں مارہرہ شریف، بریلی شریف ،اجمیر شریف، دہلی شریف، کلیر شریف، فتح پور سکیری شریف اور بدایوں شریف کے علاوہ بغداد شریف، موصل، کربلا، نجف اشرف، عراق، اردن اور شام کے دیگر مزارات کی حاضری سے بھی مشرف ہوئے۔

اخلاق وعادات

آپ قد وقامت، شکل وصورت اور حسن وجمال میں اپنے والد کا حسین پرتو تھے۔ قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو دیکھ کر ''الولد سر لابیہ'' کے قول کی صداقت واضح ہوتی تھی۔

پہلی مرتبہ جب قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) بریلی شریف حاضر ہوئے تو آپ کے ہمراہ آپ کے اہل خانہ بھی تھے۔ آپ نے اپنے قیام کے لیے ہوٹل کا کمرہ مخصوص کروایا۔ آپ ہوٹل میں داخل ہو رہے تھے تو پیچھے سے دیسی سٹوو مرمت کرنے والے ایک مستری نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا پاکستان سے۔ اس نے دوسرا سوال کیا کس شہر سے آئے ہیں۔ آپ نے لائل پور کا نام لیا۔ اس نے تیسرا سوال کیا کہ شیخ

الحدیث مولانا سردار احمد صاحب (علیہ الرحمہ) سے آپکا کیا تعلق ہے؟ آپ نے بتایا کہ وہ تو میرے والدگرامی ہیں۔اتنا بولنا تھا کہ وہ مستری آپ سے لپٹ گیا اور سوجان سے تصدق ہونے لگا۔بعدازاں اس نے قیام بریلی کے عرصہ میں حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کے واقعات کو بڑے پیار ومحبت سے بیان کیا اور بتایا کہ میں نے پہلی ہی نظر میں محسوس کیا کہ آپ ان کے صاحبزادے ہیں۔آپ کے بیان نے میرے وجدان کی تصدیق کردی۔

جگر گوشہ محدث اعظم، شمس المشائخ حضور صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے صورت وسیرت، گفتار وکردار، جذبہ خدمت، ایثار، محبت، سخاوت، صبر وتحمل اور دیگر اخلاق فاضلہ میں اپنے والد ماجد کا حسین پرتو تھے۔طبیعت ہمیشہ ہشاش بشاش رہتی۔اپنی طبیعت پر ایسا ضبط تھا کہ بڑے بڑے حادثات کے باوجود حاضرین مجلس آپ کے چہرے پر کسی قسم کے حزن وملال کے آثار نہ پاتے۔کوئی سائل آپ کے دروازہ سے کبھی خالی نہ گیا۔علماء وطلباء کی حوصلہ افزائی کے علاوہ در پردہ ان کی مالی امداد بھی کرتے۔متعدد غرباء آپ کی مستقل مالی امداد سے صاحب نصاب بنے۔

صورت سردار احمد ہیں مرشدی فضل رسول
سرتاپا جود وسخا ہیں مرشدی فضل رسول

مہمان نوازی:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) بہت زیادہ مہمان نواز تھے۔حضرت مولانا قاضی عبداللطیف رضوی (خطیب اعلیٰ پاک آرمی) بیان فرماتے ہیں کہ ایک

دفعہ میں اپنے تایازاد بھائی کے ہمراہ حاضر ہوا۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) ان دنوں دس بجے تشریف لایا کرتے تھے۔ہم چھ بجے آستانہ عالیہ حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) پہنچے۔دربار شریف پر حاضری دینے کے بعد وہیں بیٹھ گئے وقت گزراتو دھوپ کی شدت کی وجہ سے حوض پر آبیٹھے۔اس دن قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو بھی تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی تو میرے تایازاد بھائی بولے کہ شاید قبلہ پیر صاحب سے ملاقات نصیب ہی میں نہیں۔میں نے ڈیوٹی پر پہنچنا ہے۔پھر کبھی زیارت کا شرف حاصل کریں گے۔لیکن میں نے کہا چند گھڑیاں اور انتظار کر لیتے ہیں۔

اسی اثناء میں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) تشریف لے آئے۔آپ (علیہ الرحمہ) سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے۔مولانا کب آئے؟ صوفی گلزار احمد سے ملے ؟میں نے کہا جی حضور۔فرمانے لگے تو پھر انہوں نے بٹھایا نہیں؟ کھانا نہیں پوچھا؟ میں نے کہا نہیں حضور۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے جلالی کیفیت میں صوفی صاحب (علیہ الرحمہ) کو آواز دی اور اظہار برہمی کے بعد کھانا لینے بھیج دیا۔میں نے بات کرنا چاہی تو فرمایا چپ مولانا! جب کھانا کھا کے فارغ ہوئے تو میں نے پھر کچھ کہنا چاہا تو فرمایا مولانا خاموش! چائے لائی گئی جب چائے پی کے ہم فارغ ہوئے تو آپ (علیہ الرحمہ) خود ارشاد فرمانے لگے ''جی مولانا اب بتائیں کیسے آنا ہوا؟'' میں نے عرض کی حضور یہ میرے تایازاد بھائی ہیں اور شرف بیعت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔آپ (علیہ الرحمہ) نے انہیں بیعت فرمایا پھر ہم نے اجازت طلب کی اور دست بوسی کے بعد چل

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) اپنے والد ماجد حضور محدث اعظم (علیہ الرحمہ) کی طرح مہمان نوازی بھرپور انداز میں فرماتے۔ مہمان نوازی میں غفلت بالکل برداشت نہ فرماتے۔

سخاوت:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) بہت سخی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کی سخاوت سے وافر حصہ عطا فرمایا۔ قبلہ پیر صاحب جب سفر فرماتے تو اپنے ہمراہ سفر کرنے والے رفقاء کے تمام اخراجات اپنی گرہ سے ادا فرماتے۔ یہاں تک کہ دوران سفر وہ جو خریداری کریں وہ رقوم بھی خود ادا فرماتے۔

مفتی محمد باغ علی رضوی (زید مجدہ) فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کے ہمراہ سفر پر تھا۔ سفر کے تمام اخراجات آپ نے ہی ادا فرمائے۔ میں نے کچھ عرقیات پانچ سے چھ ہزار کے خریدے بل ادا کرنے لگا تو آپ نے منع فرمایا۔ آپ نے فرمایا میرے ساتھ آئے ہیں تو ان کا بل میں ہی ادا کروں گا۔

علامہ بشیر احمد سیالوی (دینہ، UK) فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں اکثر ہم جامعہ سے کھانا نہ کھاتے بلکہ قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) ہم تمام ہم جماعت ساتھیوں کو نعمت کدہ لے جاتے۔ صاحبزادہ صاحب (علیہ الرحمہ) کے خرچ پر ہم تمام ہم جماعت وہیں کھانا کھاتے تھے۔

ڈاکٹر عثمان علی صدیقی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ جب آپ مدینہ طیبہ حاضری کے لیے تشریف لے جاتے تو وہاں بھی ہمراہ احباب کے کھانے کا انتظام اپنی گرہ سے فرماتے۔

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) بہت سے خاندانوں کی ماہانہ بنیادوں پر مالی امداد فرماتے تھے۔ آپ (علیہ الرحمہ) نے کئی ایک طلبہ کو اپنی گرہ سے فیس ادا کر کے اعلیٰ تعلیم دلوائی بعد ازاں وہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے۔

سرتاپا جود و سخا مرشدی فضل رسول
کرتے ہیں سب پر عطا مرشدی فضل رسول
اس نے نہ موڑا کبھی ہاتھ کسی خستہ کا
دیتے ہیں در بے بہا مرشدی فضل رسول
ہو گئے ہیں رضوی وہ دہر میں ہم سے جدا
رہتے ہیں دل میں سدا مرشدی فضل رسول

سنت مبارکہ پر عمل

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) سنتوں کے عامل تھے۔ آپ کو کسی نے خلاف سنت جوتا پہنتے تک نہیں دیکھا۔ آپ (علیہ الرحمہ) کوشش فرماتے کہ آپ کا ہر عمل سنت مصطفیٰ ﷺ کے عین مطابق ہو۔ جسٹس (ر) نذیر احمد غازی اپنے ایک پروگرام میں بیان کرتے ہیں ''میں نے تحریک ختم نبوت کے دوران قبلہ حضرت علامہ صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) کے ہمراہ کئی سفر کیے۔ ہم نے آپ کا کوئی عمل خلاف سنت نہ دیکھا۔

اولیاء سے محبت:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) سے کمال درجہ محبت تھی۔ حضور شہنشاہ بغداد (رضی اللہ عنہ) کے ذکر پر آنکھیں نم ہو جایا کرتیں تھیں۔ پوری زندگی بلا ناغہ ہر ماہ گیارہویں شریف کے ختم پاک کا باقاعدہ

اہتمام فرماتے۔حضور سیدنا غوث پاک (رضی اللہ عنہ) کی تعلیمات کے فروغ کے لیے کوشاں رہتے۔ڈاکٹر عثمان علی صدیقی بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضور سیدنا غوث پاک (رضی اللہ عنہ) کا ذکر فرماتے ہوئے قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے فرمایا:

''بس ان سے صحیح لگاؤ،حقیقتاً پیار،حقیقتاً عقیدت و یقین ہو تو کچھ نہیں بگڑتا ۔حضور سیدنا غوث پاک (رضی اللہ عنہ) کی غلامی سب سے بڑی طاقت و مدد ہے اور سب سے بڑا تصور ہے اس سے بڑی طاقت ہی کوئی نہیں جو مانگو سب کچھ ملتا ہے''

پھر پنجابی میں فرمایا:

''مینوں تے اپنے آقا تے یقین اے''

دربار عالیہ شہزادگان حضور غوث الوریٰ (رضی اللہ عنہما) کلر کہار شریف اور حضور داتا گنج بخش علی ہجویری (علیہ الرحمہ) کے مزار شریف پر کثرت سے حاضر ہوا کرتے تھے۔

مفتی محمد باغ علی رضوی (زید مجدہ) بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک مجذوب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور بابا فرید الدین گنج شکر (علیہ الرحمہ) کے نام پر دست سوال دراز کرنے لگا۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے اتنا نوازا کہ جو بھی رقم پاس تھی تمام عطا فرما دی۔پھر وہ مجذوب کہنے لگا جو آپ کے بریف کیس میں ہیں وہ بھی دے دیں۔تو آپ نے وہ تمام رقم بھی دے دی۔وہاں موجود آپ کے رفقاء نے فرمایا حضور آپ نے اسے اتنے پیسے دے دیئے۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے فرمایا ''اگر یہ مجذوب بابا جی (علیہ الرحمہ) کے نام پر اور

بھی کچھ مانگ لیتا تو میں وہ بھی دے دیتا۔"

طلبہ پر شفقت:

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف رضوی (خطیب اعلیٰ پاک آرمی) بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے استادگرامی علامہ رفیع الدین رضوی (علیہ الرحمہ) بیان فرمایا کرتے تھے کہ قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ) طلبہ پر بہت شفقت فرماتے قبلہ استادصاحب فرماتے کہ ہمارے زمانہ طالب علمی میں حضور قبلہ علامہ قاضی محمد فضل رسول رضوی (علیہ الرحمہ) نماز عصر کی ادائیگی کے بعد ملاقات کے لیے تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ ہمارے پاس جب جیب خرچ ختم ہو جاتا اور ایک روپیہ رہ جاتا تو ہم بھی قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ) سے ملاقات کے لیے حاضر ہو جاتے۔ قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ) سے مصافحہ کرنے کے بعد ایک روپیہ خدمت میں پیش کرتے اور بیٹھ کر شرف زیارت حاصل کرتے۔

جب کچھ وقت گزر جاتا تو اجازت طلب کرنے کی غرض سے مصافحہ کرتے تو قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ) ہمیں دس دس روپے عنایت فرماتے۔ ہم انکار کرتے تو آپ فرماتے۔ "مولانا آپ نے دیئے تھے تو میں نے رکھ لیے تھے ناں؟ اب میں دے رہا ہوں تو آپ بھی رکھ لیں۔"

اس طرح ہم جیب خرچ لے کر واپس آجاتے۔ قبلہ استادصاحب فرماتے جب بھی ہمارے پاس جیب خرچ ختم ہو جاتا تو ہم قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ) کے پاس حاضر ہوتے تو آپ اسی طرح شفقتوں سے نوازتے۔

قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ) جامعہ رضویہ میں طلبہ کے ساتھ عید منایا کرتے۔ طلبہ عید پر گھر نہ جاتے۔ بلکہ عید کی خوشیاں قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ)

کے ساتھ مناتے۔کھانے پکائے جاتے اور کھلائے جاتے۔بعدازاں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) طلبہ کو عیدی دے کر رخصت فرماتے۔

حافظہ:

اللہ تعالیٰ نے قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ) کوقوی حافظہ سے نوازاتھا۔ایک بار جوعبارت آپ کی نظر سے گزرجاتی ازبرہوجاتی۔ایک دفعہ استاذ العلماء صوفی محمد بخش رضوی تشریف لائے اور ایک مسئلہ زیر بحث آیا۔آپ نے فرمایا صوفی صاحب یہ مسئلہ فلاں کتاب میں فلاں مقام پر مذکور ہے۔صوفی صاحب نے مطالعہ کیا مگر نہ ملا تو فرمایا حضور اس کتاب میں تو مذکور نہیں۔قبلہ پیرصاحب (علیہ الرحمہ) نے کتاب منگوائی تو مسئلہ اسی کتاب میں اسی مقام پر مذکور تھا۔

حیا کا پیکر:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کی حیا میں سے وافر حصہ عطافرمایا۔آپ حیا کے حسین پیکر تھے۔ڈاکٹر محمد عثمان علی صدیقی بیان فرماتے ہیں کہ میں آپ کے ہمراہ حرم پاک میں موجود تھا۔آپ روضہ مصطفیٰ ﷺ پہ حاضری کے لیے تشریف لاتے تو ایک ہاتھ میں عصا اور آپ کا دوسرا دست اقدس میرے ہاتھ میں ہوتا تھا۔آپ کی نظریں ادب وحیا سے جھکی ہوتی تھیں۔بیان فرماتے ہیں کہ اگر آپ کی نظر کے دائرہ میں کوئی برقعہ آتا تو آپ دوسری طرف چلنا شروع فرمادیتے اور اگر اس طرف کوئی آتا تو پھر دوسری طرف یہاں تک کہ آپ کو چلنے میں دقت ہونے کے

باوجود آپ کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف تشریف لے جاتے اور اپنی نظروں کی حفاظت فرماتے آپ کا یہ اس قدر معمول تھا کہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد کچھ عرصہ ان کی صحبت کے سبب میری یہ عادت رہی کہ میں خاتون کو دیکھتا تو بغیر سوچے سمجھے وہاں سے دور بھاگتا۔

ترغیبِ نماز:

قائد ملت اسلامیہ حضرت صاحبزادہ محمد فیض رسول رضوی (زید مجدہ) بیان فرماتے ہیں کہ ہم بچپن میں آپ کے لیے کمرے میں صبح کا ناشتہ لے کر حاضر ہوتے تو آپ تناول فرمانے سے پہلے پوچھتے کہ بیٹا نماز ادا کی ہے؟ اگر کبھی نماز قضاء ہوگئی ہوتی تو آپ اظہار برہمی فرماتے اور بغیر کھانا کھائے تشریف لے جاتے۔ اس طرح بچوں کو نماز کی ترغیب دیتے۔

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نماز کی حد درجہ پابندی فرماتے۔ ڈاکٹر نذیر احمد غازی بیان کرتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت کے دوران مختلف اجلاسوں میں شرکت ہوتی دوران اجلاس نماز کے وقت سب سے پہلی آواز قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کی بلند ہوتی کہ نماز کیلئے چلیں۔

آپ خود بھی نماز باجماعت کا اہتمام فرماتے اور مریدین کو بھی نماز کی پابندی کا حکم دیتے۔

تقوی:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) میں طہارت بدنی، طہارت قلبی و ایمانی بدرجہ اتم موجود تھی۔ آپ (علیہ الرحمہ) کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ مسجد کے پیسوں

کو بوقت ضرورت بطور ادھار بھی استعمال نہ فرماتے اور مسجد کا مال اپنے پاس بھی نہ رکھتے تھے۔ جامعہ و مسجد سے ایک روپیہ بھی بطور تنخواہ وصول نہ فرماتے بلکہ انتظام و انصرام میں کمی کی صورت میں اپنی گرہ سے ادا فرماتے تا کہ ادارہ خسارہ میں نہ جائے۔

تحائف:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) احباب کو تحائف سے بھی نوازتے۔ آپ بہت زیادہ نفیس الطبع تھے اس لیے عطر کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ (علیہ الرحمہ) اکثر احباب کو عطر و تسبیح کے تحائف پیش فرمایا کرتے تھے۔

جمعہ کی تیاری:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نماز جمعہ کی تیاری کا خوب اہتمام فرماتے۔ ایک دن قبل ہی یعنی جمعرات کے دن پوری زندگی بلا ناغہ ناخن تراشنے، حجامت کروانے کا اہتمام فرماتے رہے۔ آپ (علیہ الرحمہ) خوش لباس بھی تھے۔ آپ فرماتے کہ اباجی (علیہ الرحمہ) فرمایا کرتے تھے کہ خدام دین کو بہترین لباس میں ملبوس ہونا چاہیے حتیٰ کہ جوتے ہی اتنے بہترین پہنے ہوئے ہوں کہ دیکھنے والے کی نظر جوتوں ہی سے آگے نہ بڑھے۔

درود اسم اعظم کا ورد:

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم

نحن عباد محمد صلی علیہ وسلم

اس درود پاک کا نام ''درود اسم اعظم'' قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ)

الرحمہ)ہی نے رکھا۔آپ (علیہ الرحمہ) نے 1963 کے اوائل سے درود اسم اعظم کے ورد کا آغاز فرمایا۔آپ پورے اہتمام کے ساتھ ادب و آداب کوملحوظ رکھ کر درود پاک پڑھتے۔درود پاک پڑھنے سے قبل دو سے اڑھائی گھنٹے اچھی طرح بلاناغہ غسل فرماتے۔عطر سے معطر لباس زیب تن فرمانے کے بعد مختص مقام پرتشریف لے جاتے۔غسل فرمانے کے بعد کسی سے ملاقات نہ فرماتے۔آپ کی کیفیت ایسی ہوتی کہ حضور سرور دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے تشریف لے جارہے ہیں۔ریت میں کھڑے ہو کر ۴۰۰۰ مرتبہ حضور کی بارگاہ میں درود پاک کا نذرانہ پیش فرماتے۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) فرماتے کہ درود اسم اعظم کی اتنی برکت ہے کہ کثرت سے درود پاک پڑھنے والا ارادہ کرے تو ہاتھ میں پتھر کو سونا بنادے۔

آپ (علیہ الرحمہ) کے روزمرہ معمولات کا یہ حصہ تھا حتیٰ کہ آپ سفر کر کے امریکہ تشریف لے جاتے تو وہاں بھی پہنچتے ہی سب سے پہلے غسل کا اہتمام فرمانے کے بعد وظیفہ کے لیے تشریف لے جاتے۔

آقا کریم ﷺ سے عشق اور درود پاک کی کثرت کا ثمر تھا کہ آپ (علیہ الرحمہ) کے بدن مبارک سے خوشبو آیا کرتی تھی۔ڈاکٹر عثمان علی صدیقی بیان فرماتے ہیں کہ میرے پاس آپ کے آج سے کئی دہائیوں قبل کے استعمال کردہ رومال پڑے ہیں آج بھی ان سے خوشبو آتی ہے اور وہ کسی عطر کی خوشبو نہیں بلکہ وہ مخصوص خوشبو ہے جو قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے بدن مبارک سے آیا کرتی تھی۔

دینی وملی خدمات

جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول رضوی (علیہ الرحمہ) نے اپنے عنفوان شباب ہی میں مختلف سیاسی، سماجی ومذہبی تحریکات میں عملی حصہ لیااور قوم وملک سے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کالوہا منوایا۔ بحمداللہ آپ نے جن تحریکات میں عملی حصہ لیاان کو کامیابی سے ہمکنار کر کے ہی دم لیا۔ چند تحریکات میں آپ کے عملی کردار کا جائزہ پیش خدمت ہے

ایوب خان کے خلاف تحریک:

۱۹۶۸ء میں سابق صدر ایوب خان کے خلاف اسلام اقدام اور دھاندلیوں کے خلاف جو تحریک چلی اس تحریک کو بنیاد فراہم کرنے والوں میں آپ ہی نمایاں تھے۔ آپ نے اس تحریک کو اتنا پروان چڑھایا کہ عوام کے دلوں میں ایوب خان سے نفرت اس قدر پیدا ہوگئی تھی کہ ایوب خان کے خلاف شدید عوامی ردعمل سامنے آیااور آخر کار اسے اپنے غاصبانہ عہدے سے مستعفی ہونا پڑا۔ جمہوریت کی اس تحریک میں اکابر سیاسی قیادت نے بھی آپ کے شانہ بشانہ کام کیا۔

جمعیت علماء پاکستان:

اسی دور میں جمعیت علماء پاکستان کے جمود کو ختم کرنے اوراس کی تنظیم

نو کا مرحلہ پیش آیا۔آپ نے مولانا مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا عبدالنبی کوکب، مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، مولانا عبدالحامد بدایونی کی ہمراہی میں جمعیت علماء پاکستان کو فعال بنایا اور آپ ہی کی کوششوں سے شیخ القرآن علامہ مولانا عبدالغفور ہزاروی (علیہ الرحمہ) جمعیت کے صدر منتخب ہوئے قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) جمعیت علماء پاکستان کے مغربی پاکستان کے صدر منتخب ہوئے اس حیثیت سے آپ نے جمعیت کو ہر سطح پر فعال بنایا۔

مودودی ازم:

۱۹۷۰ء میں سوشلزم، مودودی ازم و دیگر باطل نظریات نے سر اٹھایا۔ انتخابات کے اس ہنگامہ خیز دور میں آپ نے ان باطل نظریات کی بلا خوف اور اعلانیہ تردید کی۔اعلان حق کی خاطر آپ کے جلسوں میں ہنگامہ آرائی کی گئی مگر آپ کے پایہ استقلال میں لغزش نہ آئی۔اس سلسلہ میں لاہور میں موچی دروازہ سیرت کانفرنس کے جلسہ میں جماعت اسلامی کی ہنگامہ آرائی کی مثال ہی کافی ہے۔ہنگامہ آرائی کے باوجود آپ نے صدارتی خطبہ میں جو کلمہ حق کہنا تھا کہہ کر ہی دم لیا۔

تحریک ختم نبوت:

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کا شمار ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے بانیوں میں ہوتا ہے۔سانحہ چناب نگر کے متاثر طلبہ کی ٹرین جب فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پہنچی تو آپ نے سب سے پہلے احتجاج کا اعلان کیا اور ملک بھر کے علماء سے روابط کا آغاز فرمایا۔تحریک کے سلسلہ میں ہونے والے

اجلاس، جلسے اور جلوسوں میں علماء کے آنے جانے تک کے اخراجات آپ (علیہ الرحمہ) برداشت فرماتے تھے۔ تحریک کی صف اول میں نظر آنے والے علماء کی تحریک میں شمولیت آپ ہی کی محنتوں کا ثمر تھا آپ (علیہ الرحمہ) نے کبھی بھی اپنی ذات کو نمایاں نہ کیا بلکہ آپ کے تحریک کے بانیوں میں سے ہونے اور تحریک میں مرکزی حیثیت کے حامل اور تحریک کو فعال بنانے کے مرکزی کردار ہونے کا اقرار تحریک ختم نبوت پر لکھی جانے والی کتب میں مخالفین نے کیا۔ آپ نے مجلسِ عمل کے دیگر قائدین کے ہمراہ مسئلہ ختم نبوت کو ہمیشہ کیلئے طے کروا دیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے حکومت پر مسلسل دباؤ ڈالا۔ آپ (علیہ الرحمہ) اور دیگر مرکزی قائدین کی بے انتہا کوششوں سے حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری وقائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی (علیہ الرحمہ) کی قرارداد پر قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ اس طرح یہ مسئلہ آپ کے رفقاء اور آپ کی منشاء کے مطابق حل ہو گیا۔

تحریک نظام مصطفیٰ:

۱۹۷۷ء میں حکومت کی غیر اسلامی روش کے خلاف جب تحریک نظام مصطفیٰ چلی تو آپ نے اس تحریک میں بھرپور عملی حصہ لیا۔ نظام مصطفیٰ کے عملی اور فوری نفاذ کے لیے آپ نے بنفس نفیس جلوسوں کی قیادت فرمائی۔ غاصب حکومت نے مزاحمت کی جس کے نتیجہ میں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) شدید زخمی ہو کر ہسپتال منتقل ہوئے حتیٰ کہ آپ کے انتقال کی خبریں گردش کرنے لگیں۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں یہ ایک بہت بڑا واقعہ تھا۔ ملک بھر سے جید اکابر

علماء آپ کی تیمارداری کے لئے حاضر ہوئے ۔ نوابزادہ نصراللہ بھی خیریت دریافت کرنے پہنچے ۔ان سب مشکلات کے باوجود آپ اپنے مؤقف سے دستبردار نہ ہوئے ۔اس تحریک میں آپ کے برادر اصغر صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب آپ کے شانہ بشانہ کام کرتے رہے عوامی دباؤ اور دیگر علماء کے ہمراہ آپ کی کوششوں سے نام نہاد عوامی حکومت کا خاتمہ ہوا۔

دہشت گردی کے خلاف اُٹھنے والی آواز:

آپ (علیہ الرحمہ) نے ہر دور میں پاکستان کے تحفظ کیلئے آواز اُٹھائی جب پاکستان کو دہشت گردی کی لہر نے لپیٹ رکھا تھا اس وقت بھی آپ ملک عزیز پاکستان میں امن وسلامتی کے قیام کیلئے صفِ اول میں نظر آئے ۱۹۷۰ء میں ہی آپ نے علماء مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ اگر آپ نے ہوش کے ناخن نہ لیے تو مستقبل میں نہ آپ کی مساجد محفوظ رہیں گی اور نہ مزارات پھر چشم فلک نے دیکھا کہ مساجد و مزارات پر دھماکے ہوئے اور علماء و مشائخ کی میتوں کی بے حرمتی کی گئی ۔اس وقت جب صوفی محمد کا شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا تو کوئی ممبر بھی اُس بل پر گفتگو کرنے کیلئے تیار نہ تھا۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے حاجی فضل کریم صاحب (علیہ الرحمہ) کو حکم دیا کہ آپ اس مسئلہ پر گفتگو فرمائیں۔چشم فلک نے وہ منظر دیکھا کہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) کے الفاظ حاجی فضل کریم (رحمہ اللہ) کی زبان سے ادا ہو رہے تھے۔ آپ نے بھر پور انداز میں گفتگو فرمائی ۔اسی سلسلہ میں پھر حضور صاحبزادہ قاضی

محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) کی سرپرستی اور حاجی فضل کریم صاحب (علیہ الرحمہ) کی قیادت میں 2 دفعہ کل پاکستان علماء ومشائخ کنونشن کا انعقاد کیا گیا جس میں علماء اہلسنت نے دہشت گردی کی بھرپور مخالفت کرتے ہوئے افواج پاکستان کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا پھر سوات آپریشن شروع ہوا اور قوم نے دہشت گردی کے ناسور سے نجات پائی۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

آپ (علیہ الرحمہ) تنظیم المدارس کے بانیوں میں سے تھے۔ مدارس اسلامیہ کو مربوط کرنے میں بھرپور تعاون فرمایا حضرت علامہ احمد سعید کاظمی، حضرت علامہ ابوالبرکات، سید احمد قادری، علامہ مفتی محمد حسین نعیمی، علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی اور دیگر اکابر علماء سے مل کر تنظیم المدارس کی تشکیل کی قوائد وضوابط مرتب کروانے، اسے متعارف کروانے اور تنظیم المدارس کی سند کو سرکاری طور پر منظور کروانے میں اپنے اثر ورسوخ سے بھرپور کام لیا۔

سنی کانفرنسز:

مخدوم اہلسنت حضرت مولانا صاحبزادہ محمد فضل رسول رضوی (علیہ الرحمہ) سنیت کے عروج وفروغ کیلئے ہر وقت کمربستہ اور متحرک رہتے کل پاکستان میں ہونے والی سنی کانفرنسز میں آپ کا تعاون مثالی رہا عالمی سنی کانفرنس برطانیہ جو کہ قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) ہی کی زیرِ صدارت تھی میں حضرت خضر ملت علامہ خضر حسین شاہ صاحب جماعتی نے آپ کی نذر چند اشعار کیے جو کہ قابل ذکر ہیں۔

دہر میں آسودگی نہیں ملتی
تلاش جسکی وہ زندگی نہیں ملتی
ہزاروں گل ہیں ریاض ہستی میں
وفا کی جس میں ہو بو وہ کلی نہیں ملتی

مرکزی دارلعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) کو آپ کے والد ماجد حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) نے اپنی زندگی میں ہی اپنا خلیفہ و جانشین اور مرکزی سنی رضوی جامع مسجد کا متولی مقرر فرمایا اور دارلعلوم جامعہ رضویہ کے انتظام و انصرام کے لیے ایک انجمن تشکیل دی گئی جس کا نام "جمیعت رضویہ" رکھا گیا اور اتفاق رائے سے قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو اس کا پہلا صدر مقرر کیا گیا۔ آپ حضور محدث اعظم (علیہ الرحمہ) کے وصال کے بعد ۱۹۸۲ء تک اس کے مہتمم رہے۔

اس عرصہ میں جامعہ رضویہ مسلسل ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور دین حقہ کی خدمت میں صف آراء رہا۔ اس دور میں ملک کے مایۂ ناز مدرسین جامعہ کے اساتذہ تھے۔ جن میں شارح بخاری حضرت علامہ غلام رسول رضوی، حضرت علامہ مفتی محمد امین نقشبندی، امام المناطقہ حضرت علامہ گل احمد عتیقی، عاشق مدینہ حضرت علامہ حافظ احسان الحق صاحب، حضرت علامہ سید منصور حسین شاہ صاحب قابل ذکر ہیں۔ قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کی کاوشوں کا ثمر تھا کہ دنیا بھر سے مشائخ و علماء کے صاحبزادگان کی کثیر تعداد مرکزی دارالعلوم

جامعہ رضویہ میں زیرِ تعلیم تھی۔

آپ (علیہ الرحمہ) نے جامعہ رضویہ کو ایک خود کفیل ادارہ بنایا۔ ایک دفعہ آپ تشریف لائے تو ایک طالب علم کو دیکھا کہ وہ ایک طرف بیٹھا رو رہا ہے۔ آپ نے بلایا اور پوچھا بیٹا کیا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا حضور پورا دن کھانا نہیں ملا۔ آپ نے صوفی گلزار (علیہ الرحمہ) کو بلایا (ان دنوں شرح ملا جامی تک کے طلبہ کا کھانا لوگوں کے گھروں سے آتا تھا) اور فرمایا کل سے کھانا جامعہ میں ہی تیار ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے طلبہ کی قیام گاہیں اندر منتقل کیں اور جامعہ کے اردگرد دکانوں کی تعمیر کروائی حتیٰ کہ جامعہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اپنے گھر والوں کا زیور تک بیچ دیا تاکہ ادارہ خود کفیل ہو سکے۔

آپ کی انہی قربانیوں کی بدولت پاکستان بھر کے مدارس میں دارالعلوم جامعہ رضویہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی اور حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کی نگاہ فیض کی بدولت علم وحکمت کے چشمے پھوٹتے رہے اور تشنگان علم سیراب ہوتے رہے۔ جامعہ کی مسلسل دیکھ بھال کے سبب مرکزی سنی رضوی جامع مسجد اور مزار اقدس کی تعمیر سست رہی۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۸۲ء میں جامعہ سے علیحدگی اختیار کی اور تمام توجہ مسجد و آستانہ عالیہ کی تعمیر، احباب اہلسنت سے ملاقات اور دعوت وارشاد پر مرکوز کر دی۔

محدّث اعظم فاؤنڈیشن

مختلف منصبوں کی تکمیل کے لیے حضور قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے حکم پر ایک ٹرسٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا نام ''محدث اعظم فاؤنڈیشن''

رکھا گیا۔اس ٹرسٹ نے تعلیم اور صحت کے میدان میں کام کرنے کی ٹھانی پہلے محدث اعظم فری ڈسپنسری قائم کی گئی۔ جسے آہستہ آہستہ میڈیکل کمپلیکس کی صورت دے دی گئی اور لیبارٹری، الٹرا ساؤنڈ، ایکسرے کی سہولیات سے آراستہ کیا گیا۔ مسجد سے ملحقہ محدث اعظم پبلک ایلیمنٹری سکول کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں بچیوں کے لیے حفظ قرآن کی سہولت بھی موجود ہے۔

اسلامک یونیورسٹی جامعہ محدث اعظم رضا نگر چنیوٹ

پیر طریقت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) نے چنیوٹ کے قریب 135 کنال اراضی خرید کر اسلامک یونیورسٹی قائم کی۔طلبہ کے لیے بہت بڑا ہسپتال، دفاتر کی عظیم الشان بلڈنگ ،خوبصورت مسجد،میس روم اور اب امام اعظم بلاک(Study Block) کی عظیم الشان عمارت بھی تعمیر ہو چکی ہے۔

اسلامک یونیورسٹی کے تمام عمارتوں کے نام بزرگان دین کے ناموں کے ساتھ منسوب ہیں۔نجی تعلیمی اداروں میں اتنی سہولیات سے آراستہ ادارہ اپنی مثال آپ ہے۔طلبہ عصری و دینی تعلیم کے حصول کے لیے کوشاں ہیں۔عصری تقاضوں سے ہم آہنگ طلبہ ملک کے طول و عرض میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔طلبہ، گردو نواح کی فیکٹریوں کے ملازمین اور مقامی آبادی کی سہولت کے لیے فری ڈسپنسری بھی کام کر رہی ہے۔جس سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں مریض استفادہ کر رہے ہیں۔ڈسپنسری میں ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔

اسلامک یونیورسٹی چنیوٹ کے دورہ سے آپ پر یونیورسٹی کی انفرادیت اظہر من الشّمس ہو جائے گی اور آپ کو روحانی سکون حاصل ہوگا۔

آخری ملاقات

۲ دسمبر ۲۰۲۰ء رات تقریباً ۱۱ بج کر ۵۰ منٹ پر قبلہ حضور صاحبزادہ قاضی محمد فیض رسول رضوی (زید مجدہ) کے ہمراہ ڈاکٹر محمد عثمان علی صدیقی، ضیغم سرفراز کموکا اور بندہ ناچیز، پیر طریقت حضور صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) کی بارگاہ میں ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ ملاقات کا مقصد حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کے بارے معلومات کا حصول تھا

دست بوسی کے بعد گفتگو کا سوالاً جواباً آغاز ہوا۔ قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے مختلف واقعات بیان فرمائے۔ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی صاحب کی طرف سے کیے جانے والے ابتدائی سوال کے جواب میں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے فرمایا کہ میری نانی جان تقسیم ہند کے موقع پر شہید ہوئیں اور حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کی ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ آپ کے ایک بھائی حیات محمد تھے۔ جنہوں نے پوری زندگی اس غرض سے شادی نہیں کی تھی کہ آپ کی خدمت کر سکیں۔ زمیندار ہونے کے باوجود رات بھر سڑکوں پر مزدوری کرتے اوران پیسوں سے آپ کے لیے کھانے کا اہتمام فرماتے۔ صبح 6 میل دور بٹالہ آپ کو لے جاتے اور پھر چھٹی تک انتظار کرتے اور واپس لاتے اور خود روٹی پکاتے۔ شادی نہیں کی تھی اس لیے سارا کام خود کرتے۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیا تھے۔ باطنی احوال سے آگاہ نہیں ہوں لیکن

انہوں نے اپنے آپ کو ابا جی کی خدمت کے لیے وقف کیے رکھا۔

حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کی شکل وصورت کے بارے گفتگو فرماتے ہوئے فرمایا۔ ابا جی کے سر اور داڑھی کے بالوں کے رنگ جیسا رنگ اور ابا جی کی آنکھ جیسی آنکھ مجھے پوری دنیا میں کہیں نہ ملی۔

ایک سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا ابا جی جس جگہ تشریف لے گئے اور نماز ادا کی وہ جگہ آباد ہوئی اور وہاں مسجد ودار العلوم کی بنیاد رکھی گئی، فرمایا حضرت صاحبزادہ فیض الحسن صاحب اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے کہ

یار مرا جھتے پبھ دردا

اتھے اُگدا سروں دا بوٹا

دوران گفتگو فرمایا کہ آج میں کچھ مکتوبات کو دیکھ رہا تھا ان میں مجھے ایک تحریر ملی جس میں ابا جی نے اپنے اساتذہ کے نام ذکر کیے ہیں اس میں میری عمر کا ذکر کیا ہے اس تحریر سے میرا سن ولادت صحیح طور پر معلوم کیا جاسکتا ہے۔ بعد ازاں وہ تحریر منگوائی بندہ ناچیز نے آپ کے دائیں جانب کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ اس میں ذکر کردہ چیزوں کی وضاحت فرماتے رہے۔

ضیغم صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا سید زبیر شاہ صاحب دیابنہ کے دار العلوم میں زیر تعلیم تھے۔ ابا جی کی چکوال میں تقریر تھی ان کے استاد نے چار پائی گیٹ میں رکھی ہوئی تھی تا کہ کوئی طالب علم جلسہ میں نہ جائے۔ جو طالبعلم تقریر سننے کے لیے جاتا پھر وہ واپس نہ آتا تھا۔ لیکن زبیر شاہ صاحب اس کی چار پائی کے نیچے سے نکل کر تقریر سننے پہنچے۔ ابا جی کے اکثر

شاگرد دیابنہ ہی سے پڑھے ہوئے تھے۔آپ کی تقاریر، دلائل سن کر آپ ہی کے پاس پڑھنے چلے آئے۔

دوران گفتگو فرمایا کہ حضور حجۃ الاسلام (علیہ الرحمہ) کی بارگاہ میں مجھے میرے چچا جان لے گئے تھے۔میری عمر اس وقت ایک سال ہوگی آپ (علیہ الرحمہ) نے مجھے اپنی گود میں لیا تھا۔ملاقات کے اختتامی لمحات میں حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کے انتقال کے بارے فرمایا کہ میں سر منڈوا رہا تھا کہ مجھے تار ملا کہ ابا جی کی طبیعت زیادہ خراب ہے اور وہ بلا رہے ہیں۔میں نے حجام سے کہا یہیں چھوڑ دیں آدھا سر منڈوایا تھا اور آدھا نہیں اسی حالت میں سر پر رومال باندھا اور نکل پڑا۔میرے پہنچنے سے پہلے ابا جی بار بار پوچھ رہے تھے کہ ابھی آیا نہیں۔میں پہنچا تو میرا حال پوچھا گھر کے بارے پوچھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔پھر سفیر عراق پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب تشریف لائے تو ابا جی اُن کے چہرے کی طرف مسلسل دیکھ رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ابا جی کو حضور غوث پاک (رضی اللہ عنہ) سے انتہا درجہ عقیدت تھی۔ان کے تشریف لے جانے کے چند ہی لمحوں بعد ابا جی کی یکدم ایک ہی سیکنڈ میں روح پرواز کر گئی۔پھر آپ (علیہ الرحمہ) نے اپنی امی جان کے انتقال کے بارے میں بھی گفتگو فرمائی۔

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے اس ملاقات میں حضور محدث اعظم (علیہ الرحمہ) کی زندگی کے مختلف اہم پہلوؤں پر گفتگو فرمائی۔وقت کافی ہو چکا تھا تو ہم نے فرمایا حضور آپ کی طبیعت ناساز ہے یوں آپ کے لیے اتنی دیر تک گفتگو فرمانا باعث تکلیف ہوگا۔آپ آرام فرمائیں آپ (علیہ الرحمہ) نے فرمایا

میں ٹھیک ہوں۔اگر آپ کو کچھ اور پوچھنا ہے تو پوچھ لیں اور فرمایا کہ اباجی فرمایا کرتے تھے ''کہ جس کو تم تکلیف سمجھتے ہو اس میں ہی مجھے راحت ہے'' ہم نے دست بوسی کی اور اجازت طلب کر کے چل دیئے

وصال

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے وصال سے کچھ عرصہ قبل ہی سے اشارے، کنایے میں اپنے وصال کا ذکر فرمانا شروع کر دیا تھا ۲۰۱۹ء کے عرس محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کے موقع پر امریکہ سے کثیر تعداد میں احباب عرس پاک میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔آپ (علیہ الرحمہ) نے ان سے ملاقات کے وقت مسرت کا اظہار فرمایا اور کہنے لگے ''کیا پتہ مجھے اگلا عرس نصیب ہوتا ہے یا نہیں'' اور آپ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کافی عرصہ سے علیل ہونے کے سبب گوشہ نشین تھے۔وفات سے کچھ دن قبل آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی لیکن چند دنوں میں بحال ہوگئی۔۱۴دسمبر ۲۰۲۰ء آپ کی طبیعت زیادہ بگڑنے لگی تو آپ کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔طبیعت میں بہتری نہ آنے کے سبب حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب سے مشورہ کیا کہ اباجان کو لاہور منتقل کر دیا جائے۔آپ (علیہ الرحمہ) فرمارہے تھے کہ مجھے مسجد لے چلو پھر فرمایا تم جتنے مرضی مشورے کرلو رات میں نے مسجد ہی جانا ہے۔

آپ (علیہ الرحمہ) نے کئی مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا نام لے

کر فرمایا کہ ''بیٹا فیض رسول میں موت سے نہیں ڈرتا'' ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بمطابق ۱۴ دسمبر ۲۰۲۰ء بروز سوموار ہی کو رات تقریباً ساڑھے نو بجے عاشق غوث اعظم حضور صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) ہمیشہ کے لیے روپوش ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ (علیہ الرحمہ) ربیع الثانی میں انتقال پر رشک فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ربیع الثانی ہی میں کوچ کرنا نصیب فرمایا۔

آپ کے وصال کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ یہ خبر آپ کے محبین، مریدین، رفقاء اور عقیدت مندوں کے لیے کسی قیامت سے کم نہ تھی۔ کارڈیالوجی ہسپتال سے آپ کے جسد مبارک کو بذریعہ ایمبولینس مرکزی سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار منتقل کیا گیا۔ مریدین کی کثیر تعداد آپ کے جسد اقدس کے استقبال کے لیے نم آنکھوں کے ساتھ حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کے قدموں میں موجود تھی۔ مزار کے پہلو، حوض کے عقب میں موجود کمرہ میں جہاں آپ (علیہ الرحمہ) علیل ہونے کے سبب اعراس کے موقع پر مریدین و محبین سے ملاقات کے لیے تشریف فرما ہوتے تھے، آپ (علیہ الرحمہ) کا جسد مبارک زیارت کے لیے رکھا گیا۔ دو دن زیارت کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ (علیہ الرحمہ) کو مفتی محمد باغ علی رضوی، محمد زبیر قادری، ڈاکٹر محمد عثمان علی صدیقی، غلام غوث بٹ، فضل رسول بٹ، محمد عمران قادری، حافظ محمد عرفان رضوی اور حافظ محمد ہاشم قادری کے علاوہ دیگر کچھ اور احباب نے بھی غسل دیا۔

آپ (علیہ الرحمہ) کو جو کفن پہنایا گیا اسے حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کے مزار مبارک سے خصوصی نسبت حاصل تھی اور حضور محدث اعظم

پاکستان (علیہ الرحمہ) کا وہ کفن مبارک جو کراچی میں پہنایا گیا تھا فیصل آباد میں وہ کفن تبدیل کیا گیا۔ آپ کے پہلے کفن سے پٹیاں بھی آپ کے کفن میں استعمال کی گئیں۔

بعد از نمازِ ظہر آپ (علیہ الرحمہ) کی وصیت کے مطابق اسی چارپائی پر جس پر حضور محدث اعظم (علیہ الرحمہ) کا جنازہ اٹھایا گیا تھا حضور محدث اعظم کے قدموں سے جنازہ اٹھایا گیا تو لوگ دیوانہ وار جنازہ کو چھونے کے لیے لپکے۔ جنازہ جھنگ بازار میں لایا گیا تو تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ براستہ ریگل روڈ حمد و نعت اور منقبت حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی صداؤں میں دھوبی گھاٹ لایا گیا۔ جہاں شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید ریاض الحسن شاہ زید مجدہ (چکوال) کی امامت میں ہزاروں لوگوں نے نماز جنازہ پڑھا۔ ملک و بیرون ملک سے مذہبی، سیاسی اور سماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ آپ (علیہ الرحمہ) کے جسد مبارک کو براستہ محدث اعظم چوک پھولوں کی بارش میں مرکزی سنی رضوی جامع مسجد لایا گیا۔ بعد از نماز عصر آپ (علیہ الرحمہ) کی وصیت کے مطابق آپ کے باباجان (علیہ الرحمہ) کے دائیں پہلو میں تدفین کی گئی۔ وزیراعظم سمیت ملک کی اعلیٰ سیاسی شخصیات نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے آپ (علیہ الرحمہ) کے انتقال کو ملک و قوم کے لیے سخت نقصان قرار دیا۔

۱۷ دسمبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات بوقت دن ۱۰ بجے قل شریف کا ختم پڑھا گیا ملک بھر سے حضور صاحبزادہ قاضی محمد فیض رسول رضوی صاحب سے اظہار تعزیت کے لیے سیاسی، مذہبی، سماجی شخصیات کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ دنیا بھر میں حضور شمس المشائخ جانشین محدث اعظم صاحبزادہ قاضی محمد فضل

رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) کے ایصال ثواب کے لیے تعزیتی محافل کا سلسلہ بھی زور وشور سے جاری ہے۔

اللہ پاک میرے پیرومرشد (علیہ الرحمہ) کے درجات بلند فرمائے
اوران کے صدقے ہماری بخشش فرمائے۔آمین

خلف اکبر حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی محمد فیض رسول رضوی
(زید مجدہ)

حضرت مولانا قاضی محمد فیض رسول رضوی آپ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) نے اپنی زندگی ہی میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی ولادت کی بشارت عطا فرمائی اورآپ کا نام ''فیض رسول'' تجویز فرمایا۔حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) قبلہ پیر صاحب سے فرمایا کرتے ''بیٹا فضل رسول شادی کروتا کہ ہم فیض رسول کو چلتا پھرتا دیکھیں'' بایں سبب قبلہ پیر صاحب کی کنیت حضرت صاحبزادہ صاحب کی ولادت سے قبل ہی ''ابوالفیض''مشہور ہوئی۔

آپ کی ۱۸ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ بمطابق ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء بروز بدھ فیصل آباد میں ولادت ہوئی۔آپ کا پیدائشی نام ''محمد'' جبکہ بلانے کے لیے فیض رسول رکھا گیا۔

طریقہ مشائخ عظام کے مطابق چارسال چار ماہ چار دن کی عمر میں رسم بسم اللہ ادا ہوئی۔ناظرہ قرآن پاک سید دیدار شاہ وارثی (علیہ الرحمہ) سے پڑھا۔ابتدائی تعلیم لیبارٹری ہائی سکول زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے حاصل کی

گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سے گریجوایشن کی ڈگری حاصل کی۔

بنیادی دینی کتب امام لمناطقہ حضرت علامہ گل احمد عتیقی (علیہ الرحمہ) سے پڑھیں ۔۱۹۸۰ء میں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کے ہمراہ بریلی شریف تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً دس سال کی عمر میں شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان (علیہ الرحمہ) سے شرف بیعت حاصل کیا۔

۱۹۹۰ء میں مرکزی سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد اور آستانہ عالیہ حضور محدث اعظم پاکستان کے متولی مقرر ہوئے۔قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کی طرح مسجد کے جملہ یوٹیلٹی بل اپنی گرہ سے ادا فرماتے۔فلاحی ورفاہی کاموں کی نگرانی کی ذمہ داری اوائل عمری ہی سے ادا فرما رہے ہیں۔

۱۹۹۵ء میں حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) کی قائم کردہ اصلاحی جماعت ''مرکزی انجمن فدایان رسول'' جس کے تحت ملک بھر میں اصلاحی تقریبات کے علاوہ سالانہ مرکزی جلوس میلاد مصطفیٰ ﷺ اور مرکزی اعراس کے جلسے انعقاد پذیر ہوتے ہیں، کے صدر مقرر ہوئے۔

آپ مسجد و مدرسہ سے ایک روپیہ بھی تنخواہ وصول نہیں فرماتے اور نہ مریدین سے نذرانے وصول فرماتے حتیٰ کہ جامعہ محدث اعظم کی تعمیر کے جملہ اخراجات اپنی گرہ سے ادا فرمائے۔آپ کا ذریعہ معاش ذاتی کاروبار ہے جو کہ قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے شراکت کی بنیاد پر حافظ محمد شفیع رضوی (علیہ الرحمہ) کے ساتھ شروع فرمایا تھا نسلیں نبھا رہی ہیں۔حکومت پاکستان کو باقاعدگی سے

ٹیکس بھی ادا کرتے ہیں۔

۲۹ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۰۱۱ء بر موقع 50 سالہ عرس محدث اعظم پاکستان موسوم بہ جشن محدث اعظم پاکستان رسم سجادگی ادا کی گئی۔ جس طرح حضور محدث اعظم پاکستان (علیہ الرحمہ) نے اپنی حیات میں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کو اجازت وخلافت عطا فرما کر جانشین مقرر فرمایا تھا۔ بالکل اسی طرح طریقت کے اصولوں کے مطابق اپنی حیات ہی میں قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو چاروں سلاسل طریقت کی اجازت عطا فرمائی اور تاج الفتح جو کہ حضور حجۃ الاسلام نے حضور محدث اعظم پاکستان کو عطا فرمایا تھا زیب سر کرتے ہوئے جید اکابر علماء کی موجودگی اپنا جانشین مقرر فرمایا۔

قبلہ پیر صاحب (علیہ الرحمہ) کی الالت کے سبب آپ ہی ملک کے طول وعرض میں دوروں کیلئے تشریف لے جاتے رہے متعدد بار حرمین شریفین کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے۔ ایران، ایراق اور شام بھی زیارات کیلئے تشریف لے جا چکے ہیں۔ صاحبزادہ حاجی فضل کریم صاحب (علیہ الرحمہ) کی سیاسی سرگرمیوں خصوصاً انتخابی مہم کی نگرانی حضرت صاحبزادہ صاحب ہی فرماتے تھے۔ دہشت گردی کے خلاف تحریک میں حاجی فضل کریم صاحب کے شانہ بشانہ رہے۔ صوبائی امن کمیٹی کے ممبر بھی رہے، ڈویژنل وضلعی امن کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ تمام مسالک کے مابین ہم آہنگی، رواداری، عدم تشدد اور امن کے فروغ کیلئے آپ نے تمام مسالک پر مشتمل ''بین المسالک رواداری کونسل'' کی بنیاد رکھی۔ تمام مسالک کے جید علماء نے آپ ہی کو صدر بھی منتخب کیا۔ اہلسنت

کے انتشار، اہلسنت کی سیاسی جماعتوں کے اغیار کی طرف جھکاؤ سے پہنچنے والے نقصانات کے ازالہ کیلئے شمس المشائخ حضور صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) کے حکم پر تحریک اہلسنت پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا جو الیکشن کمیشن میں بطور سیاسی جماعت رجسٹرڈ ہے۔ قیام سے اب تک بطور مرکزی چیئرمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری (علیہ الرحمہ) کے حکم پر تعمیر ہونے والے عظیم الشان ادارہ "اسلامک یونیورسٹی جامعہ محدث اعظم رضانگر چنیوٹ" کے رئیس الجامعہ کی حیثیت سے ۲۰۰۶ء سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے والد ماجد جگر گوشہ محدّث اعظم پاکستان حضرت قبلہ صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (علیہ الرحمہ) کے انتقال کے بعد آپ کے کندھوں پر ذمہ داریوں کا بوجھ آن پڑا ہے۔ ان شاء اللہ آپ اپنے بابا جان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسلک اہلسنت کی بقاء تحفظ اور فروغ کے لیے کوشاں رہیں گے۔ مدارس میں بزرگوں کے تدریسی نظام کی بحالی، جملہ علوم وفنون کی کتب قدیمہ کو شامل نصاب کرنا اور مدارس کو عصری تقاضوں سے اہم آہنگ کرنا تاکہ فارغ التحصیل طلبہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنا فعال کردار ادا کر سکیں حضرت صاحبزادہ صاحب کی اولین ترجیح ہے۔ اللہ پاک آپ کا سایہ اہلسنت پہ تادیر صحت وعافیت کے ساتھ قائم ودائم فرمائے۔ (آمین)

آپ (علیہ الرحمہ) اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے

کا گا کا گا سب تن کھائیو چن چن کھائیو ماس
دو نیناں مت کھائیو انہیں پیا ملن کی آس